36512 - اگر کوئی شخص کسی کو زکاۃ کی رقم تقسیم کرنے کیلئے دے تو وہ (والعاملین علیہا) میں شامل نہیں

سوال

اگر کوئی مالدار شخص مجھے زکاۃ دے کہ اسے فقراء میں تقسیم کر دو تو کیا میں (والعاملین علیہا) زکاۃ کیلئے کام کرنے والوں میں شامل ہوں، اور اس زکاۃ میں سے اپنے لیے سکتا ہوں؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

زکاۃ کیلئے کام کرنے والوں میں وہ لوگ شامل ہوتے ہیں جنہیں حکمران زکاۃ اکٹھا کرنے کا کام دے، اور وہ یہ زکاۃ اکٹھی کرنے کے بعد اس کی حفاظت اور تقسیم کرنے کے ذمہ دار ہوں۔

دیکھیں: الشرح الممتع (6 / 142)

لیکن جس شخص کو کسی مالدار شخص نے اپنے مال کی زکاۃ نکالنے کا ذمہ دار بنایا ہو تو یہ شخص اس کا نائب اور وکیل ہے نہ کہ اس پر کام کرنے والوں میں شامل ہوتا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ "المجموع" (6/165) میں کہتے ہیں:

امام شافعی اور ان کے اصحاب کا کہنا ہے: اگر زکاۃ تقسیم کرنے والا خود مالک یا اسکا وکیل ہو تو عامل کا حصہ ساقط ہو جائے گا، اور باقی سات مصارف زکاۃ میں تقسیم کرنا واجب ہو گا۔ انتہی

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جس نے اپنے مال کی زکاۃ ایک شخص کی طرف بھیجی اور اسے کہا کہ اپنی صوابدید کے مطابق اسے تقسیم کر دو، تو کیا یہ وکیل زکاۃ پر کام کرنے والے عامل میں شامل ہوتے ہوئے زکاۃ لینے کا مستحق ہے؟

تو شیخ کا جواب تھا:

یہ وکیل زکاۃ پر کام کرنے والوں میں شامل نہیں ہوتا، اور نہ ہی زکاۃ لینے کا مستحق ہے؛ کیونکہ یہ ایک خاص شخص کا خاص نائب ہے، اور تعبیر قرآنی میں - واللہ اعلم - یہی راز ہے جب یہ فرمایا کہ: (وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا) یعنی اس

پر کام کرنے والے۔ التوبہ /60 - کیونکہ حرفِ جر " علی " ولایت کی ایک نوع کا فائدہ دیتا ہے، گویا کہ "عاملین" اپنے اندر "قائمین" کا معنی لیے ہوئے ہے، اور اس لیے جو شخص کسی دوسرے شخص کی نیابت کرتے ہوئے زکاة تقسیم کرنے کا ذمہ دار ہوگا وہ زکاة پر کام کرنے والوں میں شامل نہیں ہوگا۔ واللہ اعلم۔ انتہی

دیکھیں: مجموع فتاویٰ ابن عثیمین (18 / 369)

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

میرے پاس اتنا مال ہے جس میں زکاة واجب ہوتی ہے، اور میں اس زکاة میں سے کچھ رقم کسی دوسرے ملک کے فقراء کے لیے بھیجنا چاہتا ہوں، اور اس ملک میں ایک شخص کو جانتا ہوں، میں اس شخص کے ذریعہ سے زکاة کی رقم بھیج دوں گا تا کہ وہ محتاج لوگ تلاش کر کے تقسیم کر دے، لیکن وہ یہ کام معاوضے کے بغیر نہیں کریگا، تو کیا میں اسے اس کام کی اجرت زکاة کے مال سے ادا کر سکتا ہوں؟

تو انہوں نے جواب دیا:

" افضل اور بہتر تو یہ ہے کہ آپ اپنے ملک کے فقراء میں زکاة تقسیم کریں، اور اگر آپ کسی دوسرے ملک زکاة منتقل کرنا چاہتے ہیں کہ وہاں کے لوگ زیادہ محتاج اور ضرورتمند ہیں یا اس لیے کہ وہاں آپ کے غریب رشتہ دار رہتے ہیں تو ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

اور زکاة تقسیم کرنے کے لیے اگر آپ کسی دوسرے شخص کو وکیل بنائیں تو اسے اجرت دینے میں کوئی مانع نہیں، لیکن یہ اجرت زکاة میں سے نہیں ہونی چاہیے، کیونکہ یہ واجب ہے کہ آپ خود یا اپنے نائب کے ذریعے اپنی زکاة کو فقراء اور مساکین میں تقسیم کریں، اور اس نائب کی اجرت اپنے مال سے ادا کریں گے زکاة کے مال سے نہیں " انتہی

اقتباس از: مجموع فتاویٰ ابن باز (14 / 258)۔

واللہ اعلم .